قرآن و سنت اور عہد نامہ قدیم و جدید میں درختوں کی ضرورت و اہمیت کی مشترکہ تعلیمات کا تحقیقی جائزہ

Research Review of Common Teachings on the Need and Importanceof Trees in the Qur'an and Sunnah and the Old and New Testaments

Dr. Auragnzaeb
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus, Karachi, aurangzeb.bukc@bahria.edu.pk

Dr. Amber Ghani
Assistant Professor, Department of Islamic Studies, Bahria University Karachi Campus, Karachi, amberghani.bukc@bahria.edu.pk

Abstract:
The entire world is in grave threat of environmental pollution; specialists say that the handiest way to clear up this trouble is to plant trees. Humans all over the international are being endorsed to plant timber and big sums of money are being spent on promoting its usefulness and significance. Furthermore, most people of the arena's populace are Christian and Muslim. This population is probably influenced by the coaching of Holy Books. For this motive, present study explores the importance and need of plants in Holy Scriptures in order that followers might incline towards plantation. This is an analysis Christian and Muslim sources to highlight the importance of trees. Data is gathered from secondary sources; books, articles and online scholarship. For this cause, verses might be amassed inside the mild of the basic book of Christianity, the antique and New Testaments (a group of which is called the Holy Book), and the fundamental supply of Islam, the Qur'an and Sunnah. If those teachings are put into practice, the sector's efforts to defend it from environmental pollution might be strengthened. Gardening and tree-planting have been described as rewarding in both teachings, while this action has been attributed to great personalities. Where trees are indispensable for human prosperity, there have been decrees and punishments for the destruction of trees as a punishment for the death of mischievous and mischievous people. The above-mentioned sentences are witnesses to the fact that in the teachings of the Holy Book and the Qur'an and the Sunnah, the need and importance of trees and many orders about trees are found to be the same. Collectively planting campaigns will be promoted through coordination and coordination in acquisition efforts.

Keywords: Tree, Plants, Planting, Old Testament, New Testament, Holy Qur'an

انسانی زندگی کے لیے پانی اور سبزہ ابتداء ہی سے ناگزیر رہی ہیں بلکہ انسانی تمدنی سفر میں وہی علاقے آبادی کے لیے مناسب ہوتے جہاں پانی اور سبزہ ہوتا۔ کہی خانہ بدوش قبیلوں نے ایسے مقامات کو اپنا مستقل مستقر بنایا کہ جہاں پانی اور جنگلات کی بہتات ہوتی اس سے ظاہر ہوا کہ انسانی آبادی میں درختوں کی کتنی اہمیت ہے جبکہ اس کے برخلاف بہت سی آبادیاں ماضی کے سرسبز و شاداب علاقوں سے محض اس لیے کوچ کر گئیں کہ وہاں سبزہ باقی نا رہا۔ عہدِ حاضر میں جب انسان مادّی اعتبار سے اپنی کامیابی کے بلندی پر فائز ہے اور مسائل کے حل کے سلسلے میں جدید مشینریز کی بہتات ہے لیکن آج بھی عالمی آلودگی کے مسئلے کے حل کے لیے سب سے مؤثر ترین ذریعہ شجر کاری ہی بتلائی جا رہی ہے۔

الہامی مذاہب مشترک طور پر ہے قائل ہیں کہ بعد از تخلیقِ حضرت آدمؑ انہیں جنت (بہشت) میں ٹھہرایا گیا، یعنی ان کی تخلیقی مسکن جو ان کے جسمانی ضروریات کے موافق قرار پائی وہ جنت ہے اور جنت لغوی طور پر ایسے بڑے باغ کو کہتے ہیں کہ جس کا درمیانی حصہ اطراف کے درختوں سے مستور ہو، جنت کا مادہِ اشتقاق (جنن) سے ہے جس کے معنٰی ستر یا شیئ مستور[1] یعنی جنت اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں چاروں طرف اشجار ہوں اور یہ درخت بھی ایک خاص ترتیب سے ہوں کیونکہ بے ترتیب درختوں کے انبار کو جنگل کہا جاتا ہے۔ اس سے ظاہر ہوا کہ الہامی تعلیمات کی روشنی میں باری تعالیٰ نے انسان کے لیے ان کے جسمانی ضروریات کے تقاضے کے مطابق ایسی جگہ بنائی جو سرسبز و شاداب ہے اور ترتیب سے وضع کی گئی ہے، جبکہ حضرت آدمؑ اور ان کی ذریت کو ابتداءِ زندگی سے انتہاء تک بطور آزمائش ایسی زمین پر گزارنا مقدر ٹھہرایا جس میں باغات بنانا، ناصرف ممکن بلکہ آسان بھی ہے، تاکہ اس نعمتِ خداوندی سے بنی آدم مستفید ہو۔ اب حکمِ باری تعالیٰ کے موافق اگر کسی بھی نعمت کی قدردانی نا کی جائے تو اس نعمت کو خداوند واپس لے لیتے ہیں اسی طرح اگر اشجار جیسی نعمت کی قدردانی بصورت شجر کاری اور درختوں کی تحفیظ کے نا کی گئی تو یہ نعمت چھن جائے گی جس کے تباہ کن اثرات اظہر من الشمس دنیا پر واضح ہیں۔

---

[1] افریقی، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر، بیروت، الطبعۃ الاولی، مادہ، جنن: ۱۳ / ۹۲ ۔
Afriqi, Muhammad Bin Mukram, Lisan Ul Arab, Dar Sadir, Berut, 1st Edition: P:92, Vol:13

دنیا بھر میں مذہبی پیروکاروں کی اکثریت عیسائیوں اور مسلمانوں کی ہے لہذا ان دونوں ہی مذاہب کی اصولی کتب جیسے کتابِ مقدس (بشمول عہد نامہ قدیم و جدید) اور قرآن و سنت پر مشتمل ہے دنیا بھر میں ایک بڑی اکثریت ان دونوں مذاہب کے معاشرتی تعلیمات پر عمل پیرا ہے جبکہ اعتقادی طور پر بھی خدمتِ خلق اور تحفظِ انسانیت بہت بڑے درجے میں کارِ ثواب سمجھا جاتا ہے نیز ان دونوں مذاہب میں اشجار کی ضرورت اہمیت پر مبنی تعلیمات درج ہیں جن سے انسانیت اپنے اجتماعی مسئلے ماحولیاتی آلودگی، خوراک اور دیگر درختوں سے ہونے والے فوائد سے استفادہ کر سکتی ہے خصوصا! ایسے وقت کہ جب پوری دنیاماحولیاتی آلودگی کے نہایت ہی مہلک اور تباہ کن اثرات سے متاثر ہے اور جدید تحقیقات اس بات کی طرف بھرپور ترغیب دیتی نظر آتی ہے کہ شجرکاری کی سعی کی جائے تاکہ کرّہ ارض کی حفاظت کی جائے۔ اب سوال یہ ہے کہ، الہامی تعلیمات میں درختوں کی کتنی اہمیت اور کیا تعلیمات مشترک ہیں کہ جو اس امر میں معین و مددگار ہوں؟ اس بات کی تحقیق کے لیے عہد حاضر میں دنیاوی اکثریت آبادی جن الہامی تعلیمات کو بدرجہ واجب اطاعت کا منصب دیتی ہیں یعنی عیسائیت اور اسلام جن کے بنیادی مآخذ عہد نامہ قدیم و جدید اور قرآن و سنت ہیں کی تعلیمات میں اشجار کی ضرورت و اہمیت پر مماثل تعلیمات کو سامنے رکھ کر ان کی افادیت عوام تک پہنچانے کی اشد ضرورت ہے تاکہ کے شجرکاری مہم کے لیے مؤثر ترغیبات کی عوام الناس کو آگئی دے انسانیت کو انفرادی و اجتماعی طور پر مستفید کیا جائے۔ اگر ان تعلیمات پر متعلقہ مذاہب کے پیروکار اخلاص اور دوام کے ساتھ عمل کریں تو امید ہے کہ ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے اور درختوں سے وابستہ بڑی مقدار میں وسائل کی فروانی سمیت متعلقہ متعدد مسائل کے حل کی کوششوں کو خاطر خواہ تقویت ملے گی۔

ماضی میں متعدد آٹیکلز اور مضامین قرآن اور بائیبل میں درختوں کے بارے میں لکھی گئیں لیکن ان میں فقط درختوں کے ناموں پر اکتفاء کیا گیا ہے یا اِن کتب میں مشترکہ درختوں کے طبی خصوصیات کو زیرِ بحث لایا گیا۔ لیکن ابھی ایک تشنگی باقی تھی کہ دونوں ہی کتابوں میں درختوں کے حوالے سے کیا تعلیمات مشترک ہیں یعنی درخت لگانا، اس کی حفاظت کرنا، ان کو کن اوصافِ حمیدہ و خصائل جمیلہ سے تشبیہ دی گئی ہے اور انسانی آبادی اور بربادی میں درختوں کا کیا کردار ہے؟۔ لہذا ان امور کو زیرِ نظر آرٹیکل میں مذکورہ کتب کے حوالے سے زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

درختوں کے اصناف و اقسام

درختوں میں تذکیر و تانیث اور یک جنسی اشجار پھر ان درختوں میں ایک نوع کے درختوں کے آب و ہوا کے مطابق مختلف اقسام اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا فرمائے، تا کہ انسانیت اس سے مستفید ہو سکے لہٰذا قرآن کریم میں ارشادِ ربانی ہے۔[2]

اور وہ ایسی ذات ہے بسیط کیا زمین کو جس نے اور اس میں جبال اور ابحار تخلیق فرمائیں۔ اور قسم قسم کے میووں کی دہری اقسام پیدا کیں، وہ شب چڑھالیتا ہے دن کا پیراہن۔ نشانیوں کی بہتات ہے توجہ مرکوز کرنے والوں کے لیے اس میں۔ اور زمین میں کئی طرح کے قطعات ہیں۔ ملے ہوئے ایک دوجے سے۔ نیز باغِ انگور اور کھیتی اور کھجور کے درخت۔ بعض کی متعدد شاخیں ہیں اور بعض کی اتنی نہیں ہوتیں باوجود یہ کہ سب کو ایک ہی پانی ملتا ہے اور ہم بعض میووں کو دوسرے پر ذائقے کے اعتبار سے فضیلت بخشتے ہیں اور اس میں عقل والوں کے لیے نشانیاں ہیں بہت سی۔ 3

جبکہ عہد نامہ قدیم و جدید میں اسی حوالے سے فرمانِ خداوند کو رہے کہ زمین خود گھاس اور بیج دار پودے، پھل والے درخت جو اپنی ہیئت کے مطابق نشو نما پائیں نیز خود رو بوٹی اگائے پھر زمین نے ایسا ہی کیا جیسا کہ خدا نے حکم دیا تھا۔ 4

اسی طرح کتابِ مقدس میں فرمانِ خداوند کو رہے کہ تمام ایسی سبزیاں اور درخت کے پھل کہ جن میں بیج ہوتی ہے تمھیں کھانے کے لیے دیتا ہوں۔ 5

---

2 قرآن: ۱۳: ۲ تا ۴.

Ar-Raad 13:2-4

3 قرآن کریم، ترجمہ، مولانا فتح محمد جالندھری، ص ۴۱۰

Quran e Kareem, Translated by Molana Fathe Muhammad Jalandari, P#410.

4 تاب مقدس، پاکستان بائبل سوسائٹی، لاہور، عہد نامہ قدیم: پیدائش، باب ا، شمارہ، ۱۲، ۱۱

Kitab e Muqadas, Pakistan Bible Society, Lahore, Old Intastment, Genesis, Chapter#1, Verse# 11 and 12

5 کتاب پیدائش، باب ا، شمارہ، ۲۹

Genesis, 1:29

باغبانی

اسلام نے باغبانی اور شجر کاری وبڑی نیکی اور صدقہ قرار دیاہے اور اس پر پُر زور ترغیبات دی ہیں نیز معاملہ فقط درخت لگانے پر ہی موقوف نہیں بلکہ اس کی نگرانی اور دیکھ بھال کو بھی اس عمل کے مقتضیات میں شمار کیا گیاہے۔ جیسا کہ مندرجہ ذیل نبوی ﷺ فرمان سے واضح ہے۔[6]

حضرت ابو درداءؓ درخت لگارہے تھے کہ ایک شخص کا ان پر گزر ہوا، تو اس شخص نے کہا، آپ یہ (درخت لگانے کا کام) کر رہے ہیں حالانکہ آپ تو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں ؟۔ تو انہوں نے جواب دیا، مجھ پر عجلت مت کرو کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے اس ارشاد کو اپنی ساعت سے گوش گزار کیا کہ جس آدمی نے درخت لگایا تو کوئی آدمی اور اللہ کی کوئی مخلوق اس میں سے نہیں کھاتی مگر یہ کہ اس (درخت لگانے والے کے لیے) صدقہ ہو تاہے۔

رسول اللہ ﷺ نے کچھ ایسے اعمال بتائے کہ جن کا اجر وثواب بندے کی موت کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ان میں علم سکھانے، نہر جاری کرنے، کنواں بنانے، مسجد بنانے اور نیک صالح اولاد کے اپنے فوت شدہ والدین کے لیے دعائے استغفار کرنے جیسے نیک اعمال میں درخت لگانے کو بھی صدقہ شامل فرمایا۔ [7,8]

ارشادِ نبوری ﷺ ہے کہ اگر قیامت واقع ہو رہی ہو جبکہ تمہیں پودا لگانے کا موقع میسر ہو تو چاہیے کہ ضرور بضرور پودا لگاؤ۔[9]

6احمد بن حنبل، (متوفیٰ:۲۴۱ھ) مسند، عالم الکتب، بیروت، طبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۹ھ، مؤسسۃ قرطبۃ، القاہرہ، کتاب مسند القبائل، باب من حدیث ابی الدرداء عویمرؓ، حدیث27546، 444/6

Ahmed Bin Hanbal, Musnad, Alamul Kutub, Qahira, 1st Edition,1998, Vol#6,P#444

7البیہقی، احمد بن الحسن، شعب الایمان، دار الکتب العلمیۃ، بیروت، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۱۰ھ، تحقیق: محمد السعید بسیونی زغلول، :248/3

Al Behaqi, Ahmed Bin Al Hasan, Shohob Ul Ieman, Dar ul Ktub Al Ilmia, Berut, 1st Edition,Vol#3, P#248

8احمد بن حنبل، (متوفیٰ:۲۴۱ھ) مسند، حدیث نمبر ۳۱۲۹ ، ۱۸۳/۵:

Ahmed Bin Hanbal, Musnad,Vol#3, P#183

9 احمد بن حنبل، (متوفیٰ:۲۴۱ھ) مسند، کتاب باقی مسند الانصار، احادیث رجال من اصحاب النبی ﷺ، حدیث نمبر 23223، 374/5

Ahmed Bin Hanbal, Musnad,Vol#5, P#374

جو شخص ایک درخت لگائے پھر اس کی حفاظت صبر و استقامت کے ساتھ کرتا رہے یہاں تک کہ وہ پھل دار ہو جائے تو اس درخت کے کسی بھی چیز سے ثمرات حاصل کرنے پر درخت لگانے والے کو اللہ عزو جل کے ہاں صدقہ شمار ہو گا۔

درخت لگانے پر اجرِ عظیم، صدقہ جاریہ جیسے ثواب سے ظاہر ہے کہ اسلام میں شجر کاری کی کتنی اہمیت ہے۔اسی طرح عہد نامہ قدیم و جدید میں بھی باغ بانی کی خصوصی ترغیبات نیز درختوں کی نگہبانی کرنے کے لیے تعلیمات درج ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

اور خداوند نے آدم کو بہشت کے باغ میں رکھا جو ہمیشہ کی جگہ ہے اور اس بہشت کے اشجار کی تحفیظ و گرانی کریں۔[10] تب ابرہام نے جھاؤ کا ایک پیڑ نصب کیا بیر سبع میں پھر ابدی خدا سے دعا کی۔[11] اور نوح نے کھیتی باڑی کی انہوں نے باغِ انگور نصب کیا۔[12] حقیقی طور پر شجرِ انگور ہوں میں نیز پدر میرا اس شجر کا باغبان ہے۔[13] کوئی شخص اپنی زمین پر فصل اگاتا ہے وہ روٹی سے سیر ہو گا۔[14] کوئی شجرِ انجیر کی رکھوالی کرے تو وہ اس کا پھل چکھے گا نیز اپنے مالک کی خدمت کرتا ہے وہ تکریم حاسل کرے گا۔[15] اور جیسا ایامِ لوط میں گزرا کہ عوام الناس خورد و نوش کرتے تجارت کرتے اور شجر کاری کرتے اور مکان تعمیر کرتے[16] شاہِ یروشلم داؤد کے بیٹے واعظ نے کہا۔۔اپنی ذات کے لیے بہت

---

10 پیدائش: باب ۲، شمارہ، ۱۵ Genesis, 1:29

11 کتاب پیدائش، باب ۲۱، شمارہ، ۳۳ Genesis, 21:33.

12 پیدائش، باب ۹، شمارہ ۲۰ Genesis, 9:20

13 یوحنا: باب ۱۵، شمارہ ۱. John, 15:01

14 امثال: باب ۱۲، شمارہ ۱۱ Proverbs, 12:11

15 امثال: باب ۲۷، شمارہ، ۱۸ Proverbs, 27:18

16 لوقا: باب ۱۷، شمارہ ۲۶ Luke, 17:26.

سے درخت اور باغیچہ بنایا ہے اور اس میں مختلف انواع واقسام کے پھل دار درخت اگائے۔ اپنے لیے پانی کے گھاٹ بنائے جس سے باغ کے سیر ابی کا سبب کروں۔[17]

بطور سزا یا عذاب درختوں کا تلف کرنا

جس طرح انسانی زندگی کی بقاء اور خوشحالی میں درختوں کے وجود کی اہمیت مسلم ہے اسی طرح انسانی تباہی اور بربادی کے اسباب میں ایک اہم وجہ درختوں کا معدوم ہونا ہے چنانچہ جب نافرمانوں اور فسادیوں پر باری تعالیٰ کی طرف سے ہلاکت کا فیصلہ صادر ہوا تو بعض واقعات میں درختوں کو تلف کرنے کا حکم یا باذن الٰہی تباہی نازل کی گئی لہذا قرآن کریم میں مذکور ہے۔

مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ[18]

مومنو! کھجور کے جو باغ تم نے کاٹے یا انہیں ان کی جڑ پر قائم رکھا لہذا یہ اللہ کے حکم سے ہوا، اور اس سے مقصد یہ تھا کہ اللہ فاسقوں کو ذلیل کرے۔

جبکہ کتابِ مقدس میں مرقوم ہے کہ جب حضرت موسیٰؑ نے فرعون کے نافرمان خادموں کے لیے بد دعاء کی تو بطورِ آفت اور سزا درختوں اور کھیتیوں کی تباہی ہوئی لہذا کتاب الخروج میں اس کو یوں ذکر کیا گیا کہ اولے گرنے کی وجہ سے مصر کا ملک مکمل طور پر تباہ ہوا، اس میں انسان، حیوان، فصلیں، سبزیاں، درخت سب کچھ تباہ ہو گیا۔[19]

حضرت موسیٰؑ کی مدد کے لیے آلِ فرعون پر جو عذاب آیا اس میں ان کے اشجار کی بربادی بھی شامل ہے جیسا کہ کتاب زبور میں مذکورہ ہے کہ ان کے انجیر وانگور کے اشجار اور ان کے علاقے کے درخت تباہ کر دیئے۔[20]

---

[17] واعظ، کتاب ۲، شمارہ ۵،٦

Ecclesiastes, 2:5 and 6

[18] قرآن: ۵۹: ۵

Al-Hashr 59:5

[19] کتاب خروج، باب ۹، شمارہ ۲۵

Exodus, 9:25.

[20] زبور: باب ۱۰۵، شمارہ ۳۴

Psalms, 105:34.

اناج اور باغات کے لیے آسمان سے پانی برسنا

تمام جانداروں کے لیے پانی امر لازمی ہے اسی طرح درختوں کے اگنے سے لے کر اس کے مکمل مضبوطی تک کے ہر ہر مرحلے میں پانی جزِلاینفک ہے اسی وجہ سے قرآن کریم میں جہاں جنت کا تذکرہ ہوا تو ساتھ ساتھ پانی کا بھی ذکر ہوا لہذا پانی سبب ہے سر سبز باغات کا جسے قرآن میں اس طرح ذکر کیا گیا ہے۔[21]

وہ ایسی ذات ہے جس نے آسمان سے برسایا پانی جس کو تم پیتے ہو نیز پانی سے درخت بھی کھلتے ہیں۔ جس میں اپنے مویشیوں کو چراتے ہو۔اسی پانی سے وہ تمہارے لیے فصلیں اور زیتون اور کھجور اور انگور اور دوسرے بہت سے درخت اگاتا ہے۔[22]

اور وہ ایسی ذات ہے جو پانی برساتا ہے آسمان سے۔ پھر نباتات اگائے اس نے اسی پانی سے۔اس میں سے پھر سبز و شاداب پودے نکالتے ہیں اور ان سے پودوں کے جڑے دانے نکالتے ہیں۔اور کھجور کے گابھے سے گچھے لٹکتے ہوئے اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ملتے جلتے بھی ہیں باہم اور نہیں ایک جیسے نہیں بھی ہوتے۔ یہ تمام چیزیں جس وقت پھلتی ہیں تو نظر رکھو ان کے پھلوں پر اور ان کے پکنے پر۔اس میں بہت سی نشانیاں ہیں ان کے لیے جو ایمان لاتے ہیں۔

اور اس کی نشانیوں میں ہے خوف اور امید دلانا بسبب بجلی دکھانے سے اور بارش برساتا ہے آسمان ہے۔زندہ فرماتا ہے زمین کو بعد اس کے مرنے کے۔ سمجھنے والوں کے لیے اس میں بہت ساری نشانیاں ہیں۔[23]

کتاب مقدس میں باغ و پانی کے ربط کو یوں بیان کیا گیا ہے کہ خدا لوگوں کے لیے موسم کے تقاضے کے مطابق بارش نازل کرے گا اور فصلیں اگیں گی اور زمین کے اشجار پھلیں گی۔[24]اسی طرح ذکر ہے کہ خدا ہی بارش

---

[21] قرآن:۱۶: ۱۱،۱۰

An-Nahl, 16:10-11

[22] قرآن:۶: ۹۹

Al-Anam, 6:99

[23] قرآن:۳۰:۲۴

An-Nur, 24:30

[24] احبار، باب،۲۶، شمارہ،۴

Leviticus, 26:04

نازل کرتا ہے اور فصلوں کو سیراب کرتا ہے۔[25] یہ بھی مذکور ہے کتاب مقدس میں کہ خدا آئے گا ہماری طرف مثلِ بارش یعنی آخری بارش کی طرح جو زمین کو تر کرتی ہے۔[26] کتابِ مقدس میں مذکور ہے کہ موسم کے مطابق بارش کے لیے اس خدا سے جو برق آسمان پر چمکاتا ہے سے دعا کرو۔ وہ برسات نازل کرے گا اور زمین میں سبزہ زار اگائے گا۔[27]

غیر ضروری درخت کاٹنے کی ممانعت

جیسا کہ ابتداء میں ذکر ہوا کہ باغ ایسے درختوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو مربوط طریق پر درخت مرتب ہوں لہذا اس ترتیب کے لیے ضروری ہے کہ ایسے اشجار جو عام الناس کے لیے ضرر رساں ہو جیسے ایسے درخت جو راستے میں چلنے والوں کے لیے ضرر رساں ہوں یا ان سے کسی حادثے کے رونما ہونے کا قوی اندیشہ ہو تو ایسے اشجار کو کاٹنے کی اجازت الہامی تعلیمات میں بدیہی ہے لیکن غیر ضرر رساں درخت یا مفید درختوں کو کاٹنے کی ممانعت الہامی تعلیمات میں مذکور ہیں لہذا حدیث میں وارد ہے۔

جس نے شجرِ بیری کو قطع کیا، اللہ اس کے سر کو جہنم میں الٹا کرے گا۔[28] فرمایا، اگر تم دشمن سے ملو تو بزدل مت ہونا اور اگر قدرت رکھتے ہو تو خیانت مت کرنا اور کھجور کے درخت کو آگ مت لگانا اور ان کو مت کاٹنا اور پھل دار درخت مت کاٹنا۔[29]

یہی وجہ ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے شام کی طرف لشکر بھیجتے وقت انہیں درختوں کے حوالے سے یہ ہدایات دیں کہ کوئی مثمر شجر کی کٹائی نہ ہو اور نہ ہی فصلیں جلائی جائیں۔[30] جبکہ اسی طرح کی تعلیمات کتابِ مقدس

---

[25] ایوب، باب۵، شمارہ۱۰

Job, 5:10.

[26] ہوسیع، باب٦، شمارہ٣

Hosea,6:3.

[27] زکریاہ، باب۱۰، شمارہ۱

Zechariah, 10:01

[28] ابو داؤد، سلیمان بن الاشعث السجستانی، السنن، باب من قطع السدر، ب:رقم 5239::2/786

Abu Dawood, Salman Bin Ashhas,Dar u Fikir, Vol#2, P#786

[29] سعید بن منصور (المتوفیٰ:۲۲۷ھ) سنن، کتاب الجہاد، باب ما یؤمر بہ الجیوش، الہند، الدار السلفیۃ، الطبعۃ الاولیٰ، ۱۴۰۳ھ، حدیث نمبر 2384:،2/183

Saeed Bin Mansoor, Sunan, Dar ul Salfiaya, 1st Edition,1983, Vol#2, P#183

میں یوں درج ہیں کہ جب کسی علاقے کو جنگ کے ذریعہ لینے کے لیے اس کا محاصرہ کرے تو اس کے اشجار کو مت کاٹنا اس لیے کہ ان کے پھل تمہارے کھانے کے لیے ہیں۔ زمین کے درخت انسان کی طرح ہیں جن کا تو محاصرہ کرتا ہے۔[31]

سچے مومن کی مثال کھجور کے درخت سے دینا

الہامی تعلیمات میں انسان کو صبر و تحمل اور اپنی ذات سے دوسروں کو ہر ممکن فائدہ پہنچانے کی تلقین کی گئی ہے پھر اشجار میں بھی ایک طور سے یہ صفت پائی جاتی ہیں لہذا اس مناسبت کے سبب انسان و درخت میں بعض امور میں مماثلت پائی جاتی ہے جیسا کہ روایت کا مفہوم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، درختوں میں ایک درخت ایسا ہے کہ اس کے پتے جھڑتے نہیں نیز مثلِ مسلم کی طرح درخت ہے۔ بتاؤ وہ درخت کون سا ہے؟ بعد از سماعتِ سوال صحابہؓ نے مختلف اشجار ذہنی طور پر الفات کیا۔ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ کھجور کے درخت کا خیال میرے دل میں آیا۔ مگر اپنی صغر سنی کی لاج سے نہیں کہا۔ بالآخر موجود لوگوں نے آنحضرت ﷺ ہی سے پوچھا کہ آپ ہی بتائیے؟ آپ ﷺ نے فرمایا وہ کھجور کا پیڑ ہے۔[32]

کتابِ مقدس میں میں سچے انسان کی مثال بھی کھجور کے درخت سے یوں دی گئی ہے۔

صادق کھجور کے درخت کی مانند سرسبز ہوگا۔[33]

---

[30] امام مالک بن انس (متوفیٰ: ھ)، المؤطأ، کتاب الجهاد، باب النهي عن قتل النساء والولدان في الغزو، مؤسسة زايد بن سلطان آل نهيان، الطبعة الاولیٰ، ۱۴۲۵ھ، حدیث نمبر 3، 1627/636.
Malik Bin Anas, Al Maota, Moassisa Zaid Bin Sultan Al Nahyan, 1st Edition,2004,Vol#3, P#636.

[31] استثناء، باب ۲۰، شمارہ ۱۹
Deuteronomy, 20:19

[32] بخاری، محمد بن اسماعیل (المتوفیٰ: ھ)، الجامع الصحيح المختصر، كتاب العلم، باب قول المحدث حدثنا او اخبرنا وانبأنا، بیروت، دار ابن کثیر، الطبعة الثالثة، ۱۴۰۷ھ، حدیث نمبر 61: 1/34.
Bukhari, Muhammad Bin Ismail, Al Jameh As Sahi Al Mukhtasar, Dar Ibn e Kaseer, 3rd Edition,1986,Vol#1, P#34.

[33] زبور، باب ۹۲، شمارہ ۱۲۔
Psalms, 92:12.

اچھی اور بُری بات کی مثال اچھے اور بُرے درخت سے دینا

جس طرح انسان اپنی ذات کے لحاظ سے اچھائی اور برائی کا مجسم ہو سکتا ہے اسی طرح انسان کے ملفوظات اچھے اور بُرے ہو سکتے ہیں جبکہ اشجار میں بھی اچھے خصائل اور بُرے رزائل ہوتے ہیں، اچھی اور بُری بات کو اچھے اور بُرے درخت سے تشبیہ قرآنِ کریم میں یوں دی گئی ہے۔

کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ نے کلمہ طیبہ کی کیسی مثال بیان فرمائی ہے وہ ایسی ہے جیسے پاکیزہ درخت جس کی جڑ مضبوط ہو اور شاخیں آسمان میں پھیلی ہوں۔ وہ اپنے پروردگار کے حکم سے ہر موقع پر پھل لاتا ہو اور اللہ لوگوں کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے تاکہ وہ نصیحت حاصل کریں۔ اور ناپاک بات یعنی غلط عقیدے کی مثال ناپاک درخت کی سی ہے کہ وہ زمین کے اوپر ہی سے اکھیڑ کر پھینک دیا جائے اس کو ذرا بھی قرار و ثبات نہیں۔ اللہ مومنوں کے دلوں کو صحیح اور پکی بات سے دنیا کی زندگی میں بھی مضبوط رکھتا ہے اور آخرت میں بھی رکھے گا اور اللہ ناانصافی کرنے والوں کو بے راہ کر دیتا ہے۔ اور جو اللہ چاہتا ہے کر گزرتا ہے۔[34]

کتابِ مقدس میں اسی مثال کو یوں ذکر کیا گیا ہے کہ بہتر شجر اچھا میوہ دیتا ہے جبکہ غیر مفید درخت اچھا پھل نہیں دیتا اور اس کا عکس نہیں ہو سکتا لہٰذا جو درخت غیر مفید پھل دے تو اسے جلانے کے لیے کاٹا جاتا ہے۔[35] اسی طرح کتاب مقدس میں مذکورہ ہے کہ درخت کا اچھا اور برا ہونا اس کے پھل سے جانا جاتا ہے اگر پھل اچھا ہے تو درخت کو بھی اچھا کہا جائے گا اور اگر پھل اچھا نہیں تو درخت کو برا کہا جائے گا۔[36]

قرآن اور کتاب مقدس میں چند مشترک درختوں کے نام

قرآن کریم اور بائیبل میں متعدد اشجار، پھل اور سبزیوں کا تذکرہ ملتا ہے ان میں چند ایسے ہیں کہ جو دونوں ہی کتابوں میں مشترک ہیں ایسے ہی کچھ ناموں میں سے مندرجہ ذیل پھل، درخت اور سبزیاں ہیں۔(۱) انجیر[37]

---

[34] قرآن:۱۴ :۲۷،۲۶،۲۵
Ibrahim, 14:25-27

[35] متی: باب ۱۲، شمارہ ۱۷ تا ۱۹
Matthew, 12:17-19.

[36] متی: باب ۱۲، شمارہ ۳۳.
Matthew, 12:33

[37] (سلاطین، باب ۴، شمارہ ۲۵)(قرآن:۹۵:۱)
Kings, 4:24; Al-Tin 95:01

(۲)زیتون[38] (۳)انگور[39] (۴)گیہوں[40](۵)انار[41] (۶)کھیرے[42](۷) کدو[43](۸)پیاز[44](۹)مسور، دال[45](۱۰)رائی کا دانہ[46] (۱۱)لہسن[47]

عیسائیت کی تعلیمات بنسبت اسلام کے قدیم ہیں لہذا اس وقت کے احوال کے اعتبار سے درختوں کی افادیت و اہمیت پر مبنی تعلیمات مذکور ہیں جن میں انبیاءؑ و نیک صفت لوگوں کا درخت لگانا اور شجر کاری کرنا نیز مختلف اوصاف کے ساتھ درختوں کی مثالیں دی گئی ہیں جبکہ یہ وہ زمانہ تھا کہ لوگ لکڑی، سبزہ اور اناج جیسی قدرتی اجناس و اشیاء پر اکتفاء کرتے تھے اور درخت ان کے زندگی کے لیے نہایت ہی اہم تھے لیکن درختوں کی قلت اور ماحولیاتی مسائل کی سنگینیت درپیش نہیں تھی، لیکن اسلامی تعلیمات میں درختوں کے حوالے سے بنسبت بائبل کی تعلیمات کے زیادہ پُرزور ترغیبات دی ہیں اس کے اسباب متعددہ میں ایک یہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ پر دینِ اسلام مکمل ہوا

---

[38](استثناء: باب ،٦، شمارہ ،١١)(قرآن: ١:٩٥) Deuteronomy, 6:11; Al-Tin 95:01

[39](گنتی: باب ٦، شمارہ ٤)(قرآن: ٨٠ : ٢٩) Numbers, 6:4; Al-Ankabut 29:80

[40](خروج: باب ٣٤، شمارہ ٢٢)(قرآن: ٢ : ٢٦١) Exodus, 34:22; Al-Baqarah 2: 261

[41](سموئیل: باب ١٤، شمارہ ٢)(قرآن: ٦ : ٩٩) Samuel, 14:2; Al-Anam 6:99

[42](گنتی: باب ١١، شمارہ ٥)(قرآن: ٢ : ٦١) Numbers, 11:5; Al-Baqarah 2:61

[43](یوناہ: باب ٤، شمارہ ٦)(قرآن: ٣٧ : ١٤٦) John, 4:6; As-Saffaat 37:146

[44](گنتی: باب ١١، شمارہ ٥)(قرآن: ٢ : ٦١) Numbers, 11:5; Al- Baqarah 2:61

[45](پیدائش: باب ٢٥، شمارہ ٣٤)(قرآن: ٢ : ٦١) Genesis, 25:34; Al-Baqarah 2:61

[46] (متی: باب ١٧، شمارہ ٢٠)(قرآن: ٢١ : ٤٧) Matthew, 17:20; Al-Hajj 21:47

[47] (گنتی: باب ١١، شمارہ ٥)(قرآن: ٢ : ٦١) Numbers, 11: 5; Al-Baqarah 2:62

اور اب قیامت تک قرآن و سنت ہی انسانیت کو درپیش مسائل سے نکالنے کے لیے اصولی تعلیم کی حیثیت رکھتی ہے، لہذا، عہدِ حاضر میں جبکہ لوگوں کا انحصار بنسبت درختوں کے دیگر مصنوعی اشیاء پر زیادہ ہوا ہے اور ان مصنوعی اشیاء کی بہتات سے مجموعی طور پر ماحولیاتی مسائل بھی بڑھ گئے ہیں جنہیں مصنوعی اعتبار سے حل کرنے کی کوششیں سود مند نہیں ہورہیں، لہذا آج کے اس ترقیافتہ عہد میں بھی جدید تحقیقات اس امر کی پُرزور ترغیب دیتی نظر آتی ہیں کہ ماحولیات آلودگی سے تحفظ کا ایک اہم ذریعہ شجرکاری ہے۔ ماحولیاتی آلودگی کے انسداد کے علاوہ آکسیجن کی فروانی، مختلف لکڑی کی مصنوعات، دیدہ زیب خوبصورت مناظر، پھلوں اور سبزیوں سے صحت مند غذاہوں کا حصول، خوبصورت پھولوں کی سیج، رنگ و رانائی اور مسرور کن خوشبو سمیت متعدد دیگر فوائد درختوں سے حاصل ہوتے ہیں۔ جو پُرزور ترغیبات آج سے صدیوں پہلے سے اسلامی مآخذ میں درج تھیں جن کے فوائد اس وقت بدرجہ اتم ظہور پذیر نہیں ہوئی تھیں، آج روزِ روشن کی طرح عیاں ہوئی ہیں، جو دلیل ہے اس بات کی کہ اسلام واحد مذہب ہے جو الہامی تعلیمات کا تتمہ اور تکمیل ہے جو ہر آنے والے زمانے کے مسائل کا مقتضائے حال کے مطابق حل رکھتا ہے۔

خلاصہ

مذکورہ بالا بیان کا حاصلِ کلام یہ ہے کہ قرآن و سنت اور بائیبل دونوں ہی میں درختوں کی ضرورت و اہمیت مسلم ہے نیز دونوں ہی کتب میں مختلف درختوں کے اصناف و اجناس مع اقسام، باغ بانی و کاشتکاری کی اہمیت، درخت کی سچے مومن سے تشبیہ، حق و سچ بات کو اچھے اور مضبوط جبکہ بُری اور ناحق بات کو کمزور اور خبیث درخت سے تشبیہ دی گئی ہے۔ باغبانی اور شجرکار کو دونوں تعلیمات میں کارِ ثواب بتایا گیا ہے جبکہ عظیم ہستیوں کی طرف اس فعل کی نسبت کی گئی ہے۔ انسانی خوشحالی کے لیے جہاں درخت ناگزیر ہے وہاں شرارتی اور فسادیوں کی ہلاکت کے لیے بطور سزا درختوں کے تلف کرنے کے احکامات اور عذاب نازل کیئے گئے ہیں مذکورہ بالا جملہ اس امر پر شاہد ہیں کہ کتابِ مقدس اور قرآن و سنت کی تعلیمات میں درختوں کی ضرورت و اہمیت نیز اشجار کے بارے میں کئی احکامات میں یکسانیت پائی جاتی ہے۔ اس یکسانیت سے دونوں ہی مذاہب کے پیروکاروں میں مشترکہ ہدف کے حصول کے مساعی میں باہمی ربط و ہم آہنگی سے اجتماعی طور پر شجرکاری مہمات کو فروغ حاصل ہوگا۔

سفارشات

دنیا بھر کی نصف آبادی سے زیادہ افراد اسلام اور عیسائی مذہب کے پیروکار ہیں اگر ان دونوں مذاہب کے ماننے والے اپنی اصولی تعلیمات کی روشنی میں شجرکاری جیسے نیک کام کو انجام دیں تو دونوں مذاہب کے دینی لٹریچر میں مندرجہ ذیل تعلیمات کا ذکر ہے:

- شجر کاری سے آخرت کا بڑا فائدہ ہو گا جبکہ دنیوی فائدہ سر سبز و شادابی کی صورت میں ہو گا۔
- عہدِ حاضر میں کرّہِ ارض کو ماحولیاتی آلودگی کے مہلک ترین اثرات سے محفوظ رکھنے کے لیے ماحولیاتی محققین نے شجر کاری کے حوالے سے پوری دنیا میں تشہیری مہم چلائی اور ہماری ملک میں بھی اس مہم کا کافی چرچا رہا لیکن اس مہم کے مطلوبہ نتائج ظاہر نا ہوئے، اگر اس مہم میں یہ آگہی دی جائے کہ اسلام اور عیسائیت میں شجر کاری اور پھر درختوں کی حفاظت اور نگہبانی کس قدر کارِ ثواب اور دنیا و آخرت کی فلاح میں کس قدر اہمیت کا حامل ہے تو لوگوں کی بڑی تعداد اسے مذہبی جذبے سے استقامت کے ساتھ کرتے رہتے جس سے شجر کاری سے مطلوبہ نتائج کماحقہ حاصل ہوتے۔
- ان عنوانات کو تقابل ادیان جیسے مضامین میں ذیلی عنوان کے تحت جگہ دے کر محققین کی توجہ اس جانب کروائی جائے تاکہ درختوں کی اہمیت و افادیت سے آشنائی کے ساتھ وہ اپنا کردار ماحولیاتی آلودگی کو کم کرنے میں ادا کر سکیں۔
- اسلامی و عیسائی مذہبی جماعتیں اس تحریک شجر کاری و افادیت شجر کو مہم کی صورت میں اختیار کر کے اس سے مرتب نتائج کو دو گنا کر سکتے ہیں۔
- شعبہ علوم اسلامیہ میں اس حوالے سے مختلف سیمینارز منعقد کر کے باقاعدہ شجر کاری کو سالانہ عملی صورت میں اختیار کرنا چاہیئے تاکہ ہم اپنی استطاعت کے مطابق دین و دنیا کی فلاح کا کام سر انجام دے سکیں۔